

Aslam-o-Allycum.

Mufti sb.

Aap ke malomaat k mutabiq

Kia Tablighi Jammat waly Jihaad k qail Nahi hain.

Veez jo loog awam per ye baat bar aawar karwaty hain k Jammat waly Jihaad k Qail nahi Shariat ke roo sy un ke kio haysiat hy.

2: Kia Mojoda halaat main Jihaad sari ummat per farz ho Choka hy. Ager ho choka hy to hum Pakistan main rehty howay kis tarha Jihad main Hissa Ly sakty Hain. Or ager Farz nahi howa to Kab Farz hoo ga.

3: Jo Loog Tablighi Jamaat sy Dosroon ko bad dil karty hain Shariat main Un ke bato ke kia Haysiat hy. Mesaal ky toor per loogo ko Jamaat main jany sy ye khe kar rookna k Kia Nabi (AS) k door main bhi Chila ya 4 Maan lagay jaty thy. Ya Kia Nabi (AS) k door main bhi Ghast Hota tha.

4: Kia Jihad es waqt sari ummat per farz hoo choka hy? Ager Jawab \\"Yes\\" hy to Hum Pakistan main rehty howay kis tarha Jihad main hissa ly sakty hain. Or ager Jawab \\"No\\" hy to JihaD KAB ferz ho ga.

السلام عليكم! معنی صاحب① آپکی معلومات کے مطابق کیا تبلیغی جماعت والے جہاد کے قائل نہیں ہیں نیز جو لوگ عوام میں یہ بات باور کرواتے ہیں کہ جماعت والے جہاد کے قائل نہیں، شریعت کی روست انکی کیا حیثیت ہے؟

② کیا موجودہ حالات میں جہاد ساری امت پر فرض ہو چکا ہے اگر ہو چکا ہے، ہم پاکستان میں رہتے ہوئے کس طرح جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں اور اگر فرض نہیں ہوا تو کب فرض ہو گا؟

③ جو لوگ تبلیغی جماعت سے دوسروں کو بد دل کرتے ہیں شریعت میں انکی باتوں کی کیا حیثیت ہے؟ مثال کے طور پر لوگوں کو جماعت میں جانتے ہیں یہ کہہ کر روکنا کہ کیا بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی چلتے یا چار ماہ لگائتے جاتے تھے؟ یا کیا بن کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی گشت ہوتا تھا؟

الجواب حاملاً و مفصلاً

① مسلمان کوئی بھی ہو جائے تبلیغی جماعت سے ہو یا کسی بھی دوسری —

جماعت کا وہ جہاد کا منکر نہیں ہو سکتا۔

(۱) بحالت موجودہ فلسطین، بوسنیا، عراق اور کشمیر میں کافروں اور

ہندوؤں نے مسلمانوں پر ظالم کا بازار گرم کر رکھا ہے وہاں کی حکومت مسلمانوں کو مذہبی آزادی نہیں دے رہیں بلکہ اتنے مذہبی اور دینی شعارات کو مٹانے پر تکلی

لہذا اگر مذکورہ مقامات کشمیر اور وغیرہ کے مسلمان اس جہاد کیلئے کافی نہ ہوں تو انسے قریب رہنے والوں پر بھی فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس ترتیب

سے پوری دنیا کے سارے مسلمانوں پر فرض ہو سکتا ہے۔ لیکن جہاد کے فرض عین ہوئے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کر رکھا جائیں بلکہ "السلوون کاهم کجس د واحد"

کے تحت اپنے فرض بتاہیکہ حکمت عملی کے پیش نظر اپنی لہت اور استدعا اسے مطابق ان مظلوم

مسلمانوں کی مدد کریں اور جانی وہی تعاون کریں۔ اور یہاں کے مسلمان حکام پر دباؤ دالیں کہ یہ مظلوم کو شکم پر زور دالیں تاکہ وہ لوگ ان مسلمانوں سے اپنا

ظلم و ستم کا پنجھ اٹھائیں اور اتنے جائز مطالبہ پورے کر کے اپنے

مذہبی آزادی دیدیں اور امیر طرع انسیر یہ بھی کہ زمین یکم ان مظلوم —

مسلمانوں کی رہائی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا بھی کریں۔

(۲) اگرچہ آپ سعیہ الاسلام کے زمانہ میں چلتے، چارہ ماہ نہیں

لگائے جاتے تھے مگر تبلیغ میں امر بالمعروف و نبی عن المنکر اور دعوت

و تبلیغ کے وسائل اور احیاء کے لئے محسن انتظامی طور پر

وہ کسی سے خفیہ نہیں چلتے، چار ماہ، گشت وغیرہ محسن لوگوں

کی سہولت و آسانی کیلئے مقرر کئے گئے ہیں ورنہ

یہ نہ تو اصلہ مقصود ہیں اور نہ ہی صرف ان اوقات کو

ثواب کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ اصل مقصود اشاعت

.. دین، دعوت دین، اپنی اصلاح اور پوری امت کی اصلاح کرنا

اور اسی کی مشق کرتا ہے۔ اسی مذکورہ باتیں کرنے والے ان تحریکوں

کے وصلی مقاصد سے ملاعلی کی بناء پر اس کے مرکتب ہو رہے ہیں

لہذا لیئے طرز عمل سے احمد راز چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالقصاب

بندہ محمد عفری رولوالیہ

درالدین امام بنواریہ کراچی

یک رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ

